کتاب: جہاد مزاحمت اور بغاوت (اسلامی شریعت اور بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں)

مصنف: پروفیسر محمد مشتاق احمد ضخامت: ۶۸۷ صفحات

ناشر: الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ

اسلام کے اہم فریضہ جہاد کے متعلق بہت سی کتابیں مختلف زبانوں میں قدیماً وحدیثاً بعض مختصر اور بعض طویل مباحث پر مشتمل آئی ہیں۔ افغانستان پر روسی قبضہ کے بعد یہ موضوع پھر بہت زور و شور کے ساتھ زیر بحث آیا اور پھر نائن الیون کے بعد تو اس نے ایک نئی جہت اختیار کی۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ جہاد اور اس کے متعلقات اور دیگر مناسبات پر اردو زبان میں ایک محققانہ کتاب آجائے۔ چنانچہ وقت کے تقاضا کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جناب پروفیسر محمد مشتاق احمد صاحب نے زیر تبصرہ کتاب لکھ کر دانشور طبقہ اور علماء و فضلاء کو دعوت فکر دی ہے اور ہزارہا صفحات کو کھنگال کر ایک عطر کشید کی ہے۔ کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہے اور ہر حصہ میں مختلف ابواب ہیں جن کے ذیل میں متعدد فصول ہیں جو کہ اہم موضوعات اور مختلف النوع مضامین پر مشتمل ہیں۔ ممتاز عالم دین اور محقق دانشور علامہ زاہد الراشدی مدظلہ نے اسی پر فاضلانہ پیش لفظ تحریر کیا ہے۔ یہ زیادہ مناسب ہے کہ ان کا اقتباس اس کتاب کے حوالے سے یہاں پیش کیا جائے۔

"اس بات کی ایک عرصے سے شدت کے ساتھ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ مروجہ بین الاقوامی نظام و قوانین کا تفصیل کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔ اسلامی احکام و قوانین کے ساتھ ان کا تقابلی جائزہ لیا جائے۔ جہاں جہاں دونوں کا اتفاق ہے ان جگہوں کی نشاندہی کی جائے۔ جن امور پر ٹکراؤ اور تضاد ہے ان کا بھی تعین کیا جائے۔ پھر ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ شرعی اصولوں کی روشنی میں انہیں قبول یا رد کرنے اور ان سے نمٹنے کی حکمت عملی تجویز کی جائے۔ اور یہ بحث جذباتیت یا عمل اور ردعمل کی نفسیات سے ہٹ کر خالصتاً علمی و فقہی بنیادوں پر ہو۔

محترم پروفیسر محمد مشتاق احمد صاحب نے میری ایک دیرینہ خواہش اور امت مسلمہ کی ایک انتہائی اہم ضرورت کی تکمیل کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت انہیں اس کاوش پر جزائے خیر سے نوازتے ہوئے اس دینی جدوجہد کے راہنماؤں اور کارکنوں کے لئے رہنمائی کا ذریعہ بنائے اور قبولیت وثمرات سے بہرہ ور فرمائیں۔" اپنے مندرجات اور حوالہ جات کے اعتبار سے بھی کتاب اہمیت کی حامل ہے۔ اور اس کے مطالعہ سے بحث و تحقیق کے نئے گوشے بھی قاری کے سامنے آئیں گے۔ کتاب کے کچھ مقامات اور مصنف کے بعض خیالات سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے۔ بہرحال یہ کتاب موجودہ حالات کے تناظر میں مطالعہ کی دعوت دیتی ہے اور ضروری ہے کہ علماء اور خصوصاً دیوبند مسلک سے وابستہ اکابرین اس موضوع سے متعلق مل کر ایک مشترکہ لائحہ عمل اپنائیں اور دیگر مسالک اور مغربی میڈیا کے منفی پروپیگنڈے کا مؤثر جواب دیں۔